

تاب و لقاں ختم ہو گئی، لیکن اس کی بیدارگری کے جوش میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا۔

○

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسوںِ نیاز  
و عاقبول ہو یارب! کہ عمرِ خضر دراز!  
نہ ہو بہ ہرزہ، بسیا باں نور و وہم و جود  
ہنوز تیرے تصور میں ہے نشیب و فراز  
وصال، جلوہ تماشا ہے، پردہ باغ کہاں  
کہ دیجے آئینہ انتظار کو پرواز  
ہر ایک درہ عاشق ہے آفتاب پرست  
گئی نہ خاک ہوے پر ہواے جلوہ ناز  
نہ پوچھ و سعتِ مے خانہ جنوں، غالب  
جہاں یہ کاسہ گردوں ہے ایک خاک انداز  
۱۔ لغاتِ حریف :  
حل کرنے والا، مرد دینے والا،  
معاون، رفیق۔  
مطلبِ مشکل : کوئی مشکل  
کام جو آ پڑے۔  
فسوںِ نیاز : عجز و نیاز  
کا منتر۔  
عمرِ خضر دراز : خضر کی عمر  
لمبی ہو۔ یہ محاورہ ایسے موقع  
پر بولتے ہیں، جب کوئی چیز  
پہلے ہی سے موجود ہو۔  
تشریح : خواجہ حالی  
فرماتے ہیں :  
”چونکہ خیال وسیع تھا اور  
مصنوعِ مطلع میں بندھنے کا مقصد

تھا، اس لیے پہلا مصرع اردو روزمرہ سے کسی قدر تعبید ہو گیا ہے  
مگر بالکل ایک نئی شوخی ہے، جو شاید کسی کو نہ سوجھی ہوگی۔ کہتا ہے  
کہ کسی مشکل مقصد کے حاصل ہونے میں تو عجز و نیاز کا منتر کچھ کام  
نہیں دیتا، لہذا اب یہی دعا مانگیں گے کہ الہی! خضر کی عمر دراز ہو!